تار کا پتہ "الفضل" قادیان بٹالہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قیمت فی پرچہ ار

THE ALFAZL QADIAN

اخبار ہفتہ میں دو بار

الفضل

قادیان

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ:۔ مہر محمد خان

جلد ۱۱	مطابق ۸ جمادی الآخر سنہ ۱۳۴۲ھ	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۱۵ر جنوری سنہ ۱۹۲۴ء	نمبر ۵۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں ؂

۱۱ر تاریخ بعد نماز جمعہ مجلس ارشاد کا جلسہ ہؤا۔ جناب مفتی محمد صادق صاحب کی صدارت میں جناب چودہری فتح محمد خان صاحب نے انگریزی میں اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے عربی میں تقریریں کیں ؂

جناب ناظم صاحب سالانہ جلسہ مستورات نے ان احمدی خواتین کو لجنۃ اماء اللہ کی طرف سے دعوۃ دی۔ جنھوں نے جلسہ کے کاموں میں حصہ لیا۔ قریباً ساٹھ خواتین نے ایک جگہ کھانا کھایا۔ اس دعوت میں حضرت اُم المومنین سلمہا نے بھی شمولیت فرمائی۔

نظم

جناب قاسم علی خان صاحب نے یہ نظم جلسہ سالانہ پر پڑہی

وہ روز ہجر نہیں جس میں دل کو تاب آئے
شبِ فراق نہیں وہ کہ جسیں خواب آئے

وہ نور چشم حسیناں جو بے نقاب آئے
تو نذر دینے کو آنکھوں سے آفتاب آئے

کچھ ایسی ہوش ربا بزمِ ناز ہے اوس کی
جواب لائے یہ قاصد کہ لاجواب آئے

وہ آہ! قاصدِ حق مولوی عبید اللہ
شہیدِ شوق ہدیٰ جو بس حجاب آئے

اے نوجوان وغریب الوطن مجاہد دیں
تمہاری طرح کا ہر ایک پر شباب آئے

خدا کی رحمتیں پس ماندگاں پہ تم پہ ہوں
جو ممبری شہادت میں انتخاب آئے

شہید وہ ہے کہ جو سُرخرو خدا سے ملے
نہ قتل ہونے سے یہ رونق شہاب آئے

ہزار بار مبارک ابو عبید اللہ
ابو شہید کا جب آپ کو خطاب آئے

جہاں میں جبکہ ہیں تو ام ہمیشہ راحت وغم
جو آنکھ ٹھنڈی ہو کیوں نہ اوسمیں آب آئے

عطا کرے وہ خدا آپ سب کو صبر جمیل
مفارقت سے نہ کچھ دل میں اضطراب آئے

جناب غازی ومفتی محمد صادق
خدا کا شکر ہے یورپ سے فتحیاب آئے

مَیں عرض کرتا ہوں یہ جانب جماعت سے
بعافیت تو یہ فرمائے جناب آئے

لگائے ساتھ سو بودے جو آپ نے حضرت
خدا کرے کہ بہار اسمیں بے حساب آئے

خدا جزا دے تمہیں اسکی دین و دنیا میں
ہر اک قدم پہ کھلا نصرتوں کا باب آئے

یہ کس کا میکدہ ہے جمع ہیں جو یہ میخوار
یہی ہے تاک ہر اک کی شراب ناب آئے

سنو ہے مالک میخانہ احمدؐ والا
کہ جس کی مہر بھی تھامے ہوئے رکاب آئے

بڑھا کے قدح رُخ ملتجی ہو ساقی سے
کہ ایک جام وہ ملجائے جس سے تاب آئے

ملک بھی اُترے ہیں آراستگی محفل کو
لئے سرو نپہ سب انوار کے سحاب آئے

صدائے نالۂ بستاں ہے نغمۂ دلکش
یہاں سرود کی حاجت نہ اب رباب آئے

گزک میں اور ہی تیار ہیں گرما گرم
لگے ہوئے دل عشاق کے کباب آئے

بڑھاؤ دوڑو کہ وہ آنے ساقی محمود
چمن کے پھولوں میں جس طرح سے گلاب آئے

کہاں ہیں بادۂ حسن ازل کے متوالے
لگی ہو جس کو بجھانا یہاں شتاب آئے

خدا کیواسطے صدقہ کچھ اس جوانی کا
ادھر بھی آج تو اک قدح شراب آئے

یہ قادیانی بھی پیاسا ہے آستانہ پر
جو اس طرف کو رُخِ رشکِ ماہتاب آئے

اِنگلستان میں تبلیغ اسلام

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ - ۲۸ نومبر ۱۹۲۳ء)

لنڈن کا مطلع صاف نہیں

آجکل اس ملک میں موسم سرما ہے۔ اور گھنے کہر کے بادل زمین و آسمان کے درمیان حائل ہیں۔ نیر تاباں مضمحل اور پس پردہ رہتا ہے۔ یہ مینی لوگوں کو تاریکی سے مناسبت ہوگئی ہے۔ مذہب سے بے پروائی ہے۔ سیاسیات میں انہماک ہے۔ پارلیمنٹ کا انتخاب جدید ہو رہا ہے۔ واعظ کی آواز پر بہت کم لوگ کان دھرتے ہیں۔ تاہم ایسی حالت میں کہ لنڈن کا مطلع کہر آلود اور مکدر ہے۔ لوگوں کو روشنی پہنچا کر تاریکی میں راستہ دکھانے کی کوشش کی جا رہی ہے ؂

گورو نانک دیو کا جنم دن

سکھ دھرم سالہ واقع لنڈن میں گذشتہ جمعہ کی سہ پہر کو سری گورو نانک دیو کا یوم پیدایش منایا گیا۔ عاجز بھی اس تقریب پر خالصہ بھائیوں کا شریک ہوا اور ایک مختصر سی تقریر حضرت نانک علیہ الرحمۃ کے اوصاف حمیدہ پر کرکے اپنے سکھ دوستوں کو یاد دلایا کہ نانک رحم اسلام کا شیدا اور احمدیہ نقطہ خیال سے مسلمان تھا۔ حضرت موصوف کے فرمودہ بعض شلوک بھی پڑھے اور آخرش عرض کیا۔ کہ آج میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا قائمقام ہونے کی حیثیت سے اپنے عزیز سکھ بھائیوں کو لنڈن میں براہ راست اور ان کے توسط سے اپنے پیارے ہموطن "خالصہ جی" کو نہایت خلوص دل سے مبارکباد عرض کرتا اور ملک میں امن و اتحاد پھیلانے کی خواہش کرتا ہوں ؂

دوسری تبلیغی کوششیں

خاکسار ویلیجرن و الیسٹرن سٹوڈیو آف لیکچرس کی انتظامیہ کمیٹی کا ممبر ہے۔ اور گذشتہ جمعہ کے دن اس سوسائٹی کے زیر اہتمام مسٹر ڈمسڈیل سٹاکر Dimsdale Stocker پریزیڈنٹ Theist Society ہمسٹڈ کا ایک لیکچر ہوا۔ عاجز راقم صدر مجلس تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے لنڈن کے اس قابل مقرر کی تقریر سے پہلے اور پیچھے چند ایسے کلمات کہنے کا موقع ملا۔ جو لوگوں کو سلسلہ عالیہ کے قیام لنڈن کی طرف ضرور متوجہ کرینگے ؂

کانگریگشنل ہال میں تقریر

یونیورسل بانڈ کی شاخ ہیمپسٹڈ (جسمیں میں پہلے چھ لیکچر دے چکا ہوں) کے زیر اہتمام لنڈن میں اپنی قسم کا پہلا جلسہ ہوا۔ اِس جلسہ کی تجویز دراصل دار التبلیغ احمدیہ لنڈن میں ہوئی۔ اور سوسائٹی نے تجویز کو ایسے علمی جامہ پہنایا۔ گذشتہ منگل کو Union "مقدس اتحاد" کے مضمون پر کانگریگشنل ہال ہیمپسٹڈ میں حسب اشتہارات مطبوعہ جملہ مذاہب کے قائمقاموں کی مضمون محولہ بالا پر سننے کے لئے لنڈن میں مذہب کے شائقین کا ایک بڑا مجمع ہوا۔ ہال پُر تھا۔ اور خرابی موسم و رات کا وقت اور اکثر مقامات سے ہال کا خاصہ فاصلہ ہونے کے باوجود مرد و عورتوں کی معقول تعداد جمع ہو گئی۔ ڈاکٹر ... پریزیڈنٹ تھے۔ اور ایک عیسائی کو دوسرے یہودی کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قائمقام کو بولنے کا موقع ملا۔ اور اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ "لنڈن" میں جہاں ... کے فرستادہ مسیح موعود کے ذکر کو "سم قاتل" سمجھا گیا تھا نہایت زور سے مختلف مذاہب کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس کے پیغام کو ہی "مقدس اتحاد" کی علمی بنیاد ثابت کیا گیا ؂

مغربی ممالک میں بڑے مجمع کا مذہبی تقاریر کے لئے جمع ہونا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اور خصوصاً انتخاب پارلیمنٹ کے ایام میں۔ اِس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جلسہ کامیاب اور لنڈن میں اپنی نوعیت کا پہلا جلسہ تھا ؂

ایک لطیفہ

عیسائی اور خاکسار کے درمیان یہودی تھا۔ یہودی ربی نے اپنی تقریر میں کہا اپنی دو لڑکیوں یعنی عیسائیت اور محمدیت کے درمیان ... رہا ہے۔ اور واقعی یہ دونو یہودیت کی لڑکیاں ہیں۔ ... اسکے بعد اپنی تقریر میں کہا کہ میرے دوست ریورنڈ ... نے مجھے "لڑکی" کہکر یاد کیا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ لڑکی نہیں۔ میں تو "پڑپوتا ہوں" اور بہت ہوشیار بچہ ... کیونکہ میں نے نہ صرف اپنے پڑدادا ابراہیم کا ورثہ لیا ہے بلکہ ارض مقدس کی فتح کے بعد میں نے "ایران" کے ... گنگا کے کناروں اور چین کی دیوار کے اندر کی زمین ... تمام دوسرے ممالک پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ یعنی جو کچھ ... عیسائیت میں ہے۔ مجھے اسپر فخر ہے۔ اور جو کچھ خوبی ... میں ہے۔ میں اسپر نازاں ہوں۔ مگر اسکے علاوہ میں ... تمام خوبیاں بھی لے لی ہیں۔ جو "خداوند جہاں" نے دوسرے لوگوں اور ملکوں کو دی تھیں۔ (اسکے بعد میں نے مسیح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۵ر جنوری سنہ ۱۹۲۴ء

روئداد جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ سنہ ۱۹۲۳ء

۲۸ - دسمبر سنہ ۱۹۲۳ء

پہلا اجلاس

سردار خزان سنگھ کی تقریر

نظموں اور تلاوت قرآن کریم کے بعد سردار خزان سنگھ صاحب نے کھڑے ہوکر تقریر شروع کی - افسوس ہے کہ تقریر ٹھیٹھ پنجابی میں ہونے کی وجہ سے اس کا بیشتر حصہ ہم اپنے الفاظ میں منتقل نہ کر سکے - جس قدر ہوا - وہ یہ ہے ؛-

آپنے سکھ مذہب کی ابتداء سے واقعات گنوانا شروع کئے - جنمیں بتایا - کہ ابتداء سے گوروؤں کے ساتھ مذہبی سکھ جان لڑاتے اور قربانیاں کرتے رہے ہیں - اور جب موقع پڑا ہے دوسرے سکھوں نے پیٹھ دکھائی ہے - لیکن باوجود اسکے سکھ تاریخیں مذہبیوں کے کارناموں سے خالی ہیں - اور تو اور ان کے پورے نام تک نہیں لکھے گئے - اسکی وجہ محض یہ ہے کہ کہیں مذہبی سکھوں کے کسی قسم کے حقوق نہ قائم ہو جائیں - اور گوردواروں میں ان کا بھی حصہ نہ ہو جائے - اسکے بعد آپ نے مسلمانوں کے تعلقات اور احسانات جو سکھ گوروؤں سے اور عوام سے تھے - ان کا ذکر کیا - اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق سکھوں کی مذہبی کتب میں جو پیشگوئیاں ہیں - ان کو بیان کرتے ہوئے کہا - کہ جن صاحبوں کو اس بارے میں مزید پیشگوئیاں دریافت کرنی ہوں - وہ مکان پر آکر مجھ سے دریافت کر سکتے ہیں ؛

اسی دوران میں آپنے ان مذہبی سکھوں کے ذی اثر معزز اشخاص کو بھی کھڑا کر کے جلسہ میں دکھلایا - جو آپ کے ساتھ داخل اسلام ہوئے ہیں -

اور کہا اب مجھے معلوم ہوا ہے - کہا جاتا ہے کہ خزان سنگھ کو لے آؤ - جو کچھ وہ کہے - وہ مان لیا جاسے - لیکن میں سچے نبی مسیح موعود کی جماعت کے سامنے جو اقرار کر چکا ہوں اس سے پھر نہیں سکتا - یہ بات سر کے ساتھ ہے - میں سچے دل سے کہتا ہوں - لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ آپ صاحبان اس اقرار پر قائم رہنے کے لئے میرے واسطے دعا کریں -

نبی کریم کے متعلق بائبل کی پیشگوئیاں

عنوان بالا سے جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کی تقریر مقرر تھی - لیکن دوسری کارروائی شروع ہو جانے کی وجہ سے نہ ہو سکی - اور جناب مولوی صاحب کی بجائے جناب مفتی محمد صادق صاحب نے چند نکتے بیان کئے جنمیں بتایا کہ چونکہ مولوی رحیم بخش صاحب کی تقریر کا وقت بہت کم رہ گیا ہے - اور وہ بوجہ دوسری تقریر کے جاری ہونے کے کسی ضروری کام کے لئے واپس چلے گئے ہیں - اسلئے میں بائبل کی چند پیشگوئیاں سُناتا ہوں کہ اس مضمون کا بھی کچھ نہ کچھ حصہ ہو جائے -

امریکہ میں احمدیت کی اشاعت کی پیشگوئی

قبل اسکے کہ میں بائبل کی پیشگوئیاں سناؤں - ایک اور بات اسی کے متعلق سنانا چاہتا ہوں - جو یہ ہے - کہ امریکہ میں ایک بڑے پادری ہیں - جو بہت بڑے مصنف ہیں - ان کو خوابیں بھی آتی ہیں - انھوں نے ایک پیشگوئی کی تھی کہ امریکہ میں ایک نیا مذہب پھیل جائیگا - اور اسکو لانیوالا صادق ہوگا - میں نے ان کو رسالے بھیجے جنکو پڑھکر انہوں نے مجھے لکھا کہ وہ مذہب یہی ہے جسکے مبلغ تم ہو - انہوں نے دیکھا تھا کہ خدا نے مشرق سے صادق کو مبعوث کیا - یہ خواب دس سال قبل ان کی کتاب میں شائع ہو چکی ہے - انہوں نے اپنے رسالہ میں حضرت اقدس مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ ثانی اور میری تصویر چھاپی ہے -

دانیال کی پیشگوئی

اسکے بعد آپ نے دانیال نبی کی پیشگوئی جو یہ ہے کہ بت توڑنے اور دائمی قربانی کے منسوخ ہونے سے ۱۲۹۰ دن تک جو شخص انتظار کرتا ہے وہ مبارک ہے - اور پھر ۱۳۳۵ کا بھی ذکر ہے - یہ صاف مسیح موعود کی بشارت ہے - اور اصل عبرانی بائبل میں رسول کریم کی پیشگوئی ہے - اسپر اصل عبرانی عبارت زبانی پڑھکر سنائی - اور بتایا کہ تراجم میں رسول کریم کے نام کا بھی ترجمہ کر دیتے ہیں - عربی زبان میں جو بائبل ہے - اس میں لفظ "محمدیم" کا ترجمہ کر دیا - اُردو - انگریزی میں بھی - لیکن اصل عبرانی میں اب تک موجود ہے - یہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے ساڑھے گیارہ بجے یہ تقریر ختم ہوئی -

چودہری ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر

سلسلہ احمدیہ کا عیسائیت پر حملہ اور اس کا اثر

اسکے بعد جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب بی اے ایل - ایل بی - بیرسٹر ایٹ لاء کی حسب ذیل تقریر ہوئی -

مضمون کی وسعت

جلسے کے پروگرام سے دوستوں کو معلوم ہو چکا ہو گا - کہ میری تقریر آج اس مضمون پر ہے کہ "احمدیت کا حملہ عیسائیت پر اور اس کا اثر" اس عنوان سے ظاہر ہے - کہ یہ مضمون نہایت وسیع ہے - اور اس کے لئے ایک گھنٹہ نہایت ناکافی ہے - اس لئے میں مختصراً جس قدر ہو سکیگا - بیان کرونگا - اس مضمون سے یہ مراد ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کام اسلام کی حفاظت اور عیسائیت کے مقابلہ میں کیا ہے - اس کی تفصیل اور اس کا اثر بیان کیا جائے اور یہ بہت بڑا کام ہے - جس کے لئے اول تو میں ناقابل ہوں - دوسرے وقت بہت تنگ ہے ؛

معذرت

جناب مفتی صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں فرمایا ہے - کہ وہ میری تقریر سننے کے مشتاق ہیں - کیونکہ میں پہلی دفعہ ان کے سامنے تقریر کرونگا - لیکن میں جو کچھ بیان کرونگا - وہ بہت کچھ جناب مفتی صاحب سے ہی اخذ کردہ ہو گا - اور ایک رنگ میں سارے کا سارا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوا ہے - اسلئے گذارش ہے - کہ اگر میری تقریر میں

عیوب اور نقائص نظر آئیں۔ تو میرے ہونگے۔ اور اگر کوئی خوبی اور حُسن ہو۔ تو وہ ان بزرگوں کا سمجھنا چاہیئے ؛

بعثت حضرت عیسیٰؑ

آج سے ۱۹۲۳ سال قبل جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی سنت ابتدائے آفرینش سے چلی آتی ہے۔ جب یہودیوں میں وہ نقائص اور بُرائیاں پیدا ہو گئیں۔ جیسی آج کل کے زمانہ میں پائی جاتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اصلاح کے لئے ایک نبی کو بھیجا۔ جیسا کہ سب لوگ جانتے ہیں۔ مسیح اس کا نام تھا۔ اس وقت یہودیوں کو جس تعلیم کی ضرورت تھی۔ وہ اس نبی نے الخ دی۔

تعلیم مسیح میں تبدیلی

لیکن اسکے فلسطین سے چلے آنے اور دو تین صدیاں گذرنے کے بعد ایسے اثرات اور ضرورتیں عیسائیوں میں پیدا ہو گئیں کہ انہوں نے حضرت مسیح کی تعلیم میں بہت کچھ تبدیلی کرلی جب عیسائی مشنریوں کو یونانی فلسفہ سے پالا پڑا اور انھوں نے رُومیوں میں تبلیغ شروع کی۔ تو بجائے اس کے کہ ان کو عیسائیت میں لاتے۔ ان میں تثلیث کا جو مسئلہ تھا۔ وہ لے لیا۔ اور اس وقت سے تثلیث اور کفارہ عیسائیت کا جزو بن گئے۔ اگرچہ اول اول سب عیسائیوں نے اس کو قبول نہ کیا۔ مگر کانفرنسوں اور رُومی بادشاہوں کے ذریعہ نہ ماننے والے کلیساؤں کو مٹا دیا گیا۔ اور صرف ان کو رہنے دیا گیا۔ جو یہ مانتے تھے ؛

مسیحی عقائد کے مٹانے کا وقت

اللہ تعالیٰ نے ان عقائد کو مٹانے کے لئے وہ وقت مقدر کیا تھا۔ جبکہ ان عقائد کو ماننے والے ہر رنگ میں مضبوط ہوں۔ اور جنھوں نے ان کا مقابلہ کرنا ہے وہ ہر رنگ میں کمزور ہوں۔ تاکہ ثابت ہو۔ کہ باطل کو مٹانا اور حق کو غالب کرنا صرف خدا ہی کا کام ہے اور اسی نے عیسائیت کو باوجود اسکے کہ تمام طاقتیں اس کو حاصل ہیں۔ کمزور اور ظاہری طاقت نہ رکھنے والوں کے ذریعہ پاش پاش کرایا۔ چنانچہ اب جبکہ اسلام ظاہر میں نہایت کمزور ہو گیا۔ اور عیسائیت ہر طرف غالب آرہی تھی۔ خدا تعالیٰ نے اس انسان کو بھیجدیا۔ جو اس کام کے لئے مقدر تھا ؛

مسیحی عقائد

عیسائیت کے عقائد میں سے بڑے بڑے عقیدے کفارہ اور تثلیث ہیں تثلیث میں آگے خدا۔ خدا کا بیٹا ہونا اور رُوح القدس شامل ہیں۔ کفارہ کے متعلق آپ صاحبان کل حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر سُن چکے ہیں۔ اور کسر صلیب کے متعلق آج سُن لینگے۔ اسلئے اسکے متعلق کچھ بیان کرنا میرا حق نہیں مگر مختصر طور پر یہ کہتا ہوں کہ عیسائی کہتے ہیں دنیا گناہوں سے دبی ہوئی ہے۔ اس کے لئے ضروری تھا۔ کہ کوئی قربان کیا جائے۔ اور جسے قربان کیا جائے۔ اسکے لئے ضروری ہے کہ بے گناہ ہو۔ دنیا کے لئے اپنے اوپر موت وارد کرے۔ اور وہ انسان نہ ہو۔ بلکہ خدا ہو۔ یہ بات یسوع مسیح کو حاصل تھی۔ اور وہ ان کے لئے قربان ہو گیا ؛

کفارہ پر مسیح موعودؑ کا حملہ

اسکے متعلق سب سے پہلا حملہ جو حضرت مسیح موعود نے کیا (یہ حملے آپکے دعویٰ سے پہلے شروع ہوتے ہیں) وہ یہ تھا کہ مسیح کی الوہیت کا ابطال کیا۔ اور دوسرا یہ کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ مسیح نے دنیا کے لئے اپنے اُوپر موت وارد کی۔ یہ صحیح نہیں۔ ان پر وہ موت وارد ہی نہیں ہوئی تھی۔ جو بیان کیجاتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے انکو صلیب کی موت سے بچا لیا تھا۔ اس حملہ سے کفارہ جو عیسائیت کا بنیادی پتھر سمجھا جاتا ہے۔ قائم نہیں رہ سکتا ؛

یہ بڑے بڑے مسائل ہیں۔ جو تفصیل چاہتے ہیں۔ لیکن وقت کی قلت کی وجہ سے ان کو ترک کرتا ہوں۔ ان کا صرف اسلئے ذکر کیا ہے تا یہ نہ کہا جائے۔ کہ ان بڑے بڑے پہلوؤں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے ؛

ان حملوں کا عیسائیت پر جو کچھ اثر ہوا۔ اس کے متعلق بھی کسی قدر بیان کرتا ہوں :-

الوہیت مسیح کے خلاف عیسائیوں میں رو

ابطال الوہیت کے متعلق اب عیسائیوں میں ایک رَو چلی ہوئی ہے۔ اور بہت سے بڑے بڑے پادری ایسے ہیں۔ جنہوں نے صاف طور پر حضرت مسیح کی اس الوہیت سے انکار کر دیا ہے۔ جو عیسائیت مانتی ہے۔ چنانچہ ڈین آف کارلائل نے شایع کیا تھا کہ ہم مسیح کو خدا کا بیٹا اسطرح نہیں مانتے۔ کہ اس کے اندر خدا نے حلول کیا۔ اور نہ جسمانی طور پر خدا کا بیٹا مانتے ہیں بلکہ صرف اس رنگ میں مانتے ہیں کہ جس طرح ہر ایک نیک انسان خدا کا بیٹا کہلانے کا مستحق ہے۔ اسی طرح وہ بھی خدا کا بیٹا تھا ؛

اس اعلان نے عیسائی دُنیا میں ہلچل ڈالدی ہے۔ اور اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے الوہیت مسیح پر جو حملہ کیا۔ اس کا کیا اثر ہوا ہے۔

یہ بطور مثال میں نے بیان کیا ہے۔ اسوقت جو پہلو میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اناجیل پر حضرت مسیح موعود نے جو حملہ کیا۔ اس کا کیا اثر ہوا۔

بائبل پر مسیح موعود کا حملہ اور اس کا اثر

پہلا حملہ یہ کیا کہ بائبل کے رُو سے ثابت کیا کہ جن انبیاء کے نام سے بائبل کی کتابیں مشہور ہیں۔ اور جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان پر نازل ہوئیں یا انہوں نے لکھیں یہ صحیح نہیں ہے۔ مثلاً پہلی پانچ کتابیں حضرت موسیٰ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں لیکن انہی میں سے ایک کتاب جس کا نام استثنا ہے اسکے باب ۳۴ آیت ۵ میں لکھا ہے :-

"سو خداوند کا بندہ موسیٰ خداوند کے حکم کے موافق موآب کی سرزمین میں مرگیا۔ اور اس نے اسے موآب کی ایک وادی میں بیت فغور کے مقابل گاڑا۔ پر آج کے دن تک کوئی اسکی قبر کو نہیں جانتا۔ اور موسیٰ اپنے مرنے کے وقت ایک سَو بیس ۱۲۰ برس کا تھا کہ نہ اسکی آنکھیں دھندلائیں۔ اور نہ اس کی تازگی جاتی رہی۔ سو بنی اسرائیل موسیٰ کے لئے موآب کے میدانوں میں تیس دن تک رویا کئے اور اُن کے رونے پیٹنے کے دن موسیٰ کے لئے آخر ہوئے"۔

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ یہ کتاب جسکو "موسیٰ کی پانچویں کتاب" کہا جاتا ہے۔ نہ صرف حضرت موسیٰ کے زمانہ میں نہیں لکھی گئی۔ بلکہ بہت بعد لکھی گئی۔ مگر اس کا نام موسیٰ کی کتاب رکھ دیا گیا۔ حالانکہ یہ ان کی کتاب نہ تھی۔ چنانچہ اب جو بائبل چھپی ہے۔ اس میں اس کے متعلق یہ نوٹ دیدیا گیا ہے کہ یہ کتاب موسیٰ کی نہیں۔ بلکہ یہ وہ کلام ہے۔ جو عزرا نبی پر نازل ہوا ؛

اسی طرح یشوع کی کتاب کے باب ۲۴ میں لکھا ہے
"اور ایسا ہوا۔ کہ بعد ان باتوں کے نون کا بیٹا یشوع خداوند کا بندہ جو ایک سو دس برس کا بوڑھا تھا۔ رحلت کر گیا۔ اور انہوں نے اسی کی میراث کے سوانے میں تمنت سرح میں جو کوہستان افرائیم میں کوہ جعس کی اتر طرف کو ہے۔ اسے دفن کیا۔ اور اسرائیل یشوع کی زندگی کے سب دن اور ان بزرگوں کے سب دنوں میں جو یشوع کے بعد زندہ رہے۔ اور خداوند کے سارے کاموں کو جو اس نے بنی اسرائیل کے لئے کئے جانتے تھے۔ خداوند کی بندگی کرتے رہے" آیت ۲۹ تا ۳۱
اسی طرح ایوب نبی کی کتاب کے آخر میں لکھا ہے "بعد اس کے ایوب ایک سو چالیس برس جیا۔ اور اپنے بیٹے اور بیٹوں کے بیٹے چار پشت تک دیکھے۔ اور ایوب بوڑھا اور عمر دراز ہو کے مر گیا"

ان حوالوں سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ کتابیں یا کم از کم ان کا یہ حصہ ایسا ہے۔ جو بعد میں ملایا گیا۔

نئے عہد نامہ پر مسیح موعود کا حملہ

یہ تو پرانے عہد نامہ پر حملہ تھا۔ اب نئے عہد نامہ پر حملہ کا ذکر کرتا ہوں۔ اس حملہ کا ایک حصہ ابطال الوہیت اور کفارہ ہے۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ پہلے نجات شریعت کے ذریعہ ہوتی تھی۔ لیکن اب اس کے فضل سے ہو سکتی ہے جو مسیح پر نازل ہوا۔ اور وہ ہمارے لئے کفارہ ہو گیا۔

اس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے بتایا۔ کہ حضرت مسیح تو خود فرماتے ہیں۔ جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے۔ کہ میں شریعت کو مٹانے کے لئے نہیں آیا۔ بلکہ قائم کرنے آیا ہوں

اس کا جواب عیسائیوں نے یہ دیا ہے کہ شریعت کو قائم کرنے سے مسیح کی مراد وہ پیشگوئیاں تھیں جو نجات دہندہ کے متعلق تھیں کہ ان کو مسیح نے پورا کیا۔

(اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے۔ کہ یہ نہیں۔ کہ اس طرح عیسائیوں سے سوال و جواب ہوئے ہیں بلکہ یہ کہ یہ باتیں ہمارے اور ان کے لٹریچر میں موجود ہیں۔)

عیسائیوں کے اس جواب کے متعلق کہا گیا۔ کہ یہ صحیح نہیں ہو سکتا۔ اور انجیل اسی کی تردید کرتی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح سے جب ایک شخص نے کہا کہ میں کیا کروں تا ابدی زندگی پاؤں۔ تو انہوں نے فرمایا۔ شریعت پر عمل کر۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی نجات حاصل کرنے کیلئے شریعت پر عمل کرنا ضروری ہے۔

عیسائی کہتے ہیں اس شریعت سے مراد اس کے احکام شرعی نہیں بلکہ اخلاقی احکام مراد ہیں۔

لیکن اس کی تردید بھی انجیل سے ہی ہو جاتی ہے اس حوالہ سے جو میں پیش کروں گا معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح نے اپنے ماننے والوں پر شریعت کے احکام نازل کئے تھے۔ نہ کہ اخلاقی۔ چنانچہ متی باب ۱۷ میں لکھا ہے

"جب وہ بھیڑ کے پاس پہنچے۔ تو ایک آدمی اس کے پاس آیا۔ اور اس کے آگے گھٹنے ٹیک کر کہنے لگا۔ اے خداوند میرے بیٹے پر رحم کر۔ کیونکہ اس کو مرگی آتی ہے۔ اور وہ بہت دکھ اٹھاتا ہے۔ اس لئے کہ اکثر آگ میں گر پڑتا ہے۔ اور اکثر پانی میں بھی اور میں اس کو تیرے شاگردوں کے پاس لایا تھا۔ مگر وہ اسے اچھا نہ کر سکے۔ یسوع نے جواب میں کہا اے بے اعتقاد اور کجرو قوم میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا۔ کب تک تمہاری برداشت کروں گا اسے یہاں میرے پاس لے آؤ۔ یسوع نے اسے جھڑکا۔ اور بدروح اس سے نکل گئی۔ اور وہ لڑکا اسی گھڑی اچھا گیا۔ اس وقت شاگردوں نے یسوع کے پاس الگ آ کر کہا۔ کہ ہم اس کو کیوں نہ نکال سکے۔ اس نے ان سے کہا۔ اپنے ایمان کی کمی کے سبب کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا۔ تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا۔ اور وہ چلا جائیگا۔ اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہو گی"

یہ ۱۴ سے ۲۰ آیات کی عبارت ہے۔ آگے آیت ۲۱ میں ایمان حاصل ہونے کا یہ طریق بتایا گیا ہے کہ نماز روزہ کی پابندی کیجئے۔ اور یہ شریعت کے احکام کی پابندی کرنے کا حکم ہے۔ اس کا کوئی جواب عیسائی صاحبان نہیں دے سکتے۔ اور نہ کوئی جواب ان کے پاس ہے۔ اس لئے انہوں نے اس کا علاج یہ کیا ہے۔ کہ ۱۹۰۱ء کے بعد کے انجیلی نسخوں سے اس آیت کو ہی اڑا دیا ہے۔ چنانچہ اس باب کی آیت ۲۰ کے بعد ۲۲ شروع ہو جاتی ہے اور آیت ۲۱ بالکل مفقود ہے۔ البتہ رومن کیتھولک فرقہ نے ۱۹۱۱ء میں جو بائبل شائع کی ہے۔ اس میں آیت نمبر ۲۱ موجود ہے۔ جس میں یہی لکھا ہے کہ دیو بغیر نماز اور روزہ کی پابندی کے نہیں نکل سکتے۔ لیکن ۱۹۱۱ء میں پروٹسٹنٹ فرقہ نے جو بائبل شائع کی ہے اس میں نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ یہی کہ جب ہماری طرف سے مطالبہ ہوا۔ کہ اس حوالہ سے شریعت کا قائم ہونا ثابت ہوتا ہے۔ تو اس کو نکال دیا گیا۔ کیونکہ اس حوالہ کی کوئی تاویل نہیں کر سکتے تھے۔

الوہیت مسیح کی تردید انجیل سے

پھر حضرت مسیح کی الوہیت کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ وہ خدا ہے یا خدا کا بیٹا ہے۔ اس لئے اس میں کامل علم پایا جاتا ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے ثابت کیا۔ کہ انجیل کے رو سے تو حضرت مسیح نیک بھی ثابت نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"ایک شخص نے پاس آ کر اس سے کہا۔ اے نیک استاد میں کونسی نیکی کروں۔ تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں۔ اس نے اس سے کہا۔ کہ مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے۔ نیک تو ایک ہی ہے۔ لیکن اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر"

اس حوالہ سے عیسائیت پر دو حملے ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضرت مسیح نیک ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ دوسرے وہ کہتے ہیں کہ نیک ایک ہی ہے۔ اور وہ خدا ہے۔ اپنے آپ کو خدا سے الگ کرتے ہیں۔

[illegible] بائبلوں میں یوں کر دی گئی ہے۔ کہ "اے نیک استاد" کی بجائے "اے استاد" کر دیا گیا ہے۔ اور ایک نقطہ بھی اڑا دیا گیا ہے۔

معجزات مسیح

ایک اور حملہ جس کے ماتحت بائیبل میں تحریف کی گئی۔ وہ معجزات مسیح پر حملہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح نے کوڑھیوں کو اچھا۔ اندھوں کو بینا اور لنگڑوں کو تندرست کیا۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ جنہوں نے یہ معجزات بیان کئے ہیں۔ انہوں نے چونکہ خود ان کو نہیں دیکھا۔ اس لئے ممکن ہے ان کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو۔ دوسرے اگر ان کو مان بھی لیا جائے تو یہ حضرت مسیح کی خصوصیت نہیں ہے کہ اس سے ان کی خدائی کو ثابت کیا جائے۔ کیونکہ یوحنا باب میں ایک تالاب کا ذکر ہے۔ جس کے متعلق لکھا ہے کہ ایک خاص وقت میں فرشتہ آکر اسے ہلاتا۔ اس وقت جو آدمی اس میں نہاتا وہ اچھا ہو جاتا۔ یہ جو کچھ بھی تھا تالاب کا اثر تھا۔ یسوع مسیح کا اس میں کوئی دخل نہ تھا اگر یسوع مسیح نے اس تالاب میں ڈالکر بیمار کو اچھا کر دیا تو کیا ہوا۔

اب اس حوالہ کو بدل کر اور شرح کر دیا گیا ہے۔ تاہم اس سے تالاب کا کھوج ضرور مل جاتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

"یروشلم میں بھیڑ دروازے کے پاس ایک حوض ہے۔ جو عبرانی میں بیت حسدا کہلاتا ہے۔ اور اس کے پانچ برآمدے ہیں۔ ان میں بہت سے بیمار اور اندھے اور لنگڑے اور پژمردہ لوگ پڑے تھے۔ وہاں ایک شخص تھا۔ جو اڑتیس برس سے بیماری میں مبتلا تھا۔ اس کو یسوع نے پڑا ہوا دیکھا۔ اور یہ جان کر کہ وہ بڑی مدت سے اس حالت میں ہے۔ اس سے کہا۔ کیا تو تندرست ہونا چاہتا ہے۔ اس بیمار نے اسے جواب دیا۔ اے خداوند میرے پاس کوئی آدمی نہیں۔ کہ جب پانی ہلایا جائے۔ تو مجھے حوض میں اتار دے۔ بلکہ میرے پہونچتے پہونچتے دوسرا مجھ سے پہلے اتر پڑتا ہے۔ یسوع نے اس سے کہا اٹھ۔ اور اپنی چارپائی اٹھا کر چل پھر۔ وہ شخص فوراً تندرست ہو گیا۔ اور اپنی چارپائی اٹھا کر چلنے پھرنے لگا۔" یوحنا باب ۵

اس حوالہ سے اتنا تو اب بھی ظاہر ہے۔ کہ کوئی ایسا تالاب تھا۔ جس میں نہا کر بیمار اچھے ہو جاتے تھے۔

دعا کے ذریعہ مقابلہ کی دعوت

ایک اور حملہ عیسائیت پر حضرت مسیح موعود نے یہ کیا کہ پادری دعا کے ساتھ مقابلہ کر کے دیکھیں۔ کہ کس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ یسوع مسیح تو اپنے شاگردوں کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ اگر تم میں رائی کے برابر ایمان ہوگا۔ تو پہاڑ کو سرکا کر دوسری جگہ کر دوگے۔ اس کا اگر یہی مطلب لیا جائے جو عیسائی کہتے ہیں کہ ناممکن باتیں ممکن ہو جائینگی اور لاینحل باتیں حل ہو جائینگی۔ تو پادری صاحبان آئیں۔ اور دعا سے مقابلہ کرلیں۔ حضرت مسیح موعود نے بشپ لیفرائے کو خاص طور پر مخاطب کیا۔ اور دوسرے بشپوں کو بھی لکھا۔ اور دعا کا طریق یہ پیش کیا۔ کہ کچھ ایسے بیمار لئے جائیں۔ جن کے متعلق ڈاکٹر کہدیں کہ اچھے نہیں ہو سکتے۔ اور پھر قرعہ کے ذریعہ ان کو تقسیم کر لیا جائے۔ اور ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے جس کے مریضوں کی کثرت بچ جائے۔ اس کے متعلق تسلیم کر لیا جائے کہ حق پر ہے۔

جب یہ چیلنج پیش کیا گیا۔ تو پادریوں نے کہدیا۔ کہ ہمارا کام کلیسیا کی اندرونی اصلاح ہے۔ معجزات دکھانا نہیں۔ اس لئے ہم کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتے۔ گویا انہوں نے خود تسلیم کر لیا۔ کہ یسوع مسیح نے ایمان کا جو معیار مقرر کیا ہے۔ اس کے مطابق ان میں رائی جتنا بھی ایمان نہیں ہے۔ لیکن اسلام میں ایسا انسان موجود ہے۔ جو وہی معجزہ دکھا سکتا ہے۔ جو یسوع مسیح نے دکھایا پھر یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک ہی محدود نہیں۔ کچھ عرصہ ہوا شملہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر ہوئی۔ جس میں حضور نے فرمایا۔ کہ ہم اب بھی اس مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔

عام دعوت مقابلہ

عیسائیت سے مقابلہ کی یہ میں نے ایک مثال پیش کی ہے۔ اس کے علاوہ ہر رنگ میں حضرت مسیح موعود نے عیسائیوں کو دعوت دی۔ اور فرمایا میں انسان ہوں۔ خدا کا بیٹا یا خدا نہیں ہوں۔ ہاں خدا نے مجھے نصرت دی ہے۔ تم سب میرے سامنے آجاؤ۔ اور مقابلہ کرو میں خدا کے فضل سے تم کو ایسے نشان دکھاؤں گا کہ جن کے مقابلہ میں یسوع مسیح کے نشان ہزارویں حصہ بھی نہیں۔ پس جب میں انسان ہو کر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں رہ کر یہ کر سکتا ہوں۔ تو یہ دعوے باطل ہے۔ کہ چونکہ یسوع مسیح نے ایسے نشانات دکھلائے اس لئے وہ خدا ہے۔

احمدیہ لٹریچر کا اثر عیسائیوں پر

پھر ہمارے سلسلہ کا عام لٹریچر جو شائع ہوا۔ اس کا مسیحیت پر یہ اثر ہوا۔ کہ عیسائیوں کو اپنی روش بدلنی پڑی۔ پہلے اور حضرت مسیح موعود کے وقت عیسائیوں کا یہ طرز عمل تھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر نکتہ چینی کرتے۔ اور اس طرح اسلام سے لوگوں کو متنفر کرنے کی کوشش کرتے۔ لیکن جب احمدیت کی طرف سے اس کے مقابلہ میں عیسائیت کی حقیقت بتائی گئی۔ تو اس روش کو انہوں نے چھوڑ دیا۔ اب اور رنگ میں کوشش کرتے ہیں۔ اپنی تعلیم پیش کرتے۔ اور مسیح کی قربانی کا ذکر کرتے ہیں۔

دوسرا اثر عام روش کے متعلق یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ جب ہماری طرف سے اس امر پر زور دیا گیا۔ کہ یسوع مسیح کی موت اس طرح واقع نہیں ہوئی۔ جس طرح کفارہ بنایا جاتا ہے۔ تو اب عیسائیوں نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ اب ان کی زندگی پیش کرتے ہیں۔ اور یہ گویا انکی نبوۃ کو پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ نبی کی زندگی لوگوں کے لئے نمونہ ہوتی ہے۔ اور اس طرح ان کو ماننا پڑا۔ کہ مسیح خدا ہو کر نہیں آیا تھا۔ کہ مر کر کفارہ ہوا۔ بلکہ نبی کی حیثیت میں آیا تھا۔ تا کہ اس کی مثال سے فائدہ اٹھا کر اس کی طرح لوگ زندگی اختیار کریں۔

عیسائی احمدیوں کا مقابلہ نہیں کرتے

یہ سب اثرات ہمارے حملہ کے نتیجہ میں ہوئے ہیں۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ عیسائی احمدیوں میں تبلیغ نہیں کرتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ڈرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ احمدیوں سے مقابلہ آسان نہیں۔ اور پھر احمدیوں میں تبلیغ ہی نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے پادری احمدیوں سے بحث بھی نہیں کرتے۔ چنانچہ ایک واقعہ یاد آیا۔ جناب مفتی صاحب ایک مذہبی کالج کے وائس پریذیڈنٹ سے گفتگو کر رہے تھے۔ جب اس کو

معلوم ہوا۔ کہ آپ قادیان سے آئے ہیں۔ تو اس نے کہدیا میں آپ سے گفتگو نہیں کرونگا۔

اسی طرح ایک دفعہ پادری لیفرائے نے عیسائیت کے متعلق لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کے مقابلہ میں جب ہماری طرف سے بھی لیکچر شروع ہوئے۔ تو انہوں نے دو لیکچروں کے بعد سلسلہ بند کر دیا۔

پادری زویمر جو بہت بڑا اور مشہور مشنری ہے اور زندہ پادریوں میں سے سب سے گندہ دشمن اسلام ہے۔ اس نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ اب جو مذاہب کا مقابلہ ٹھہرا ہے۔ وہ احمدیت اور عیسائیت کا مقابلہ ہے۔ اب یا احمدیت جیتیگی یا ہم۔ گویا دوسرے مسلمانوں کا انہیں فکر نہیں۔ اور تسلیم کرتے ہیں کہ اگر مقابلہ ہے۔ تو احمدیت سے ہی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے عیسائیت پر جو حملے کئے ہیں۔ ان سے عیسائیوں کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ دوسرے ہماری جماعت نے ہی اپنے تبلیغی مشن ان کے گھروں میں قائم کئے۔ اور مساجد بنائی ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ پہلے ہم مسلمانوں پر حملہ کرتے تھے۔ لیکن اب یہ ہم پر حملہ کر رہے ہیں اور یہ خطرناک وقت ہے۔ یہ کام چونکہ احمدی ہی کر رہے ہیں۔ دوسرے نہیں کر رہے۔ اور نہ کر سکتے ہیں۔ اسلیئے عیسائیوں کو احمدیوں سے ہی خطرہ ہے۔

چودہری صاحب کی تقریر کے بعد نماز جمعہ کے لئے جلسہ برخاست ہو گیا۔

دوسرا اجلاس

تیسرے دن کے دوسرے اجلاس میں پہلے شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے اعلان کیا۔ کہ جن اصحاب نے بیعت کرنا ہے۔ وہ مسجد مبارک میں شام کی نماز کے بعد جمع ہو جائیں۔ اور صرف وہ لوگ جمع ہوں۔ جنھوں نے نہ خط کے ذریعہ بیعت کی ہو۔ نہ کسی اور طرح سے۔ حضرت خلیفۃ المسیح تقریر کے بعد نمازیں پڑھا کر مسجد مبارک میں تشریف لے جائینگے۔ اسکے بعد منشی قاسم علی خان صاحب رامپوری نے جناب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر کی نظم پڑہی۔ جو گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔

اس کے بعد ملک عبدالعزیز صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے ایک عربی نظم جو مصر کے ایک احمدی نے خاص اس موقع کے لئے بھیجی تھی۔ پڑھ کر سنائی اس کا ترجمہ ساتھ کے ساتھ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب حسب الحکم حضرت امام کرتے گئے یہ نظم اپنے جذبات شوق و اخلاص اور شیرینی کے لحاظ سے قابل داد تھی۔

عربی نظم کے بعد ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی نظم سنائی۔ یہ نظم بھی ۱۴ر جنوری کے پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

تین بجے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی تقریر مسئلہ نجات یا اسلامی نجات پر شروع ہوئی۔ جو ۷½ بجے ختم ہوئی۔

خاتمہ تقریر پر حضور نے احباب کو رخصت عطار فرمائی اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک ؞

مولوی محمد علی کی ایک اور افترا پردازی

مولوی صاحب نے ایک افترا پردازی اپنی تفسیر کے صفحہ ۷۴۲ پر زیر آیت یا بنی اٰدم اِمّا یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیاتی ۔ یوں کی ہے کہ:-

"بعض ختم نبوت کے منکر اس سے یہ نتیجہ نکالنا چاہتے ہیں۔ کہ اسکے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی رسول آتے رہنے چاہئیں۔ اس آیت سے رسولوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے کا نتیجہ اول بہاء اللہ نے اور بعد میں انکی نقل کر کے میاں محمود احمد قادیانی کے مریدوں نے نکالا ہے۔ حالانکہ اس آیت کو نہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خود اور نہ انکی زندگی میں ان کے مریدوں نے کبھی پیش کیا۔ ایک شرطیہ جملہ سے یہ نتیجہ نکالنا کمال نادانی ہے۔"

اسمیں انہوں نے دو دعوے کئے ہیں۔ اول یہ کہ "نہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خود" اور دوسرا یہ کہ "اور نہ انکی زندگی میں ان کے مریدوں نے۔ کبھی اس آیت کو پیش کیا" مولوی صاحب کے دوسرے دعوے کو جو مریدوں کے متعلق ہے۔ قاضی اکمل صاحب نے ریویو میں کئی حوالے پیش کر کے مولوی صاحب کے جھوٹ کو ظاہر کر دیا ہے۔ ملاحظہ ہو ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی اور جولائی ۱۹۲۳ء

اب میں مولوی صاحب کے پہلے دعوے کی تردید میں ایک حوالہ حضرت مسیح موعود کا پیش کرتا ہوں۔ جہاں آپ نے اسی آیت کو مخالفوں کے آگے پیش کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"اور یاد رہے کہ قرآن کریم میں ایک جگہ رسل کے لفظ کے ساتھ مسیح موعود کی طرف اشارہ ہے۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۶)

یہاں حضور نے اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے پوری آیت نہیں نقل فرمائی۔ اور صرف لفظ رسل کے ساتھ آیت یا بنی آدم ... الخ کی طرف اشارہ فرما دیا ہے۔

ممکن ہے کہ کوئی منکر خلافت یہ سوال کرے۔ کہ یہ اشارہ واذا الرسل اقتت کی طرف ہے۔ لیکن یہ اس کی کمال نادانی کا ثبوت ہوگا۔ کیونکہ اول حضرت صاحب اس آیت واذا الرسل اقتت کو نہایت واضح طور پر اسی کتاب کے صفحہ ۲۳ پر درج فرما چکے ہیں۔ مگر آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ دیگر آپ کی عبارت یہ بتا رہی ہے کہ آپ ایک نئی بات بیان فرما رہے ہیں۔ جیسا کہ الفاظ "اور یاد رہے" سے مترشح ہوتا ہے۔

دوم آیت واذا الرسل اقتت میں لفظ الرسل ہے۔ اور یا بنی آدم ... میں صرف رسل۔ اگر آپ کا اشارہ واذا الرسل اقتت کی طرف ہوتا۔ تو لفظ الرسل لکھا ہوتا۔ لیکن ایسا نہیں۔ اسلیئے ثابت ہوا کہ حضور کا منشار مبارک اسی آیت یا بنی آدم کو پیش کرنا تھا۔

سوم۔ حضرت صاحب کی زندگی میں جب اس آیت کو آپ کے مریدوں نے مخالفوں کے سامنے پیش کیا تو آپ نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ نہ ہی مولوی محمد علی صاحب نے۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت صاحب نے اسی آیت یا بنی آدم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۴ر جنوری ۱۹۲۴ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

خداتعالیٰ کا شکریہ پہلے تو خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس نے اپنے فضل وکرم سے اس سالانہ جلسہ کو نہایت کامیابی کے ساتھ ختم فرمایا۔ اس دفعہ موسم کے تغیرات کو اور مہمانوں کی زیادتی کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت سی دقتیں انتظام میں تھیں۔ اور میری طبیعت بھی بیمار تھی۔ لیکن خدا کے فضل سے ایک طرف تو احسن طور پر انتظام ہوا۔ اور دوسری طرف باوجود کثرت مہمانوں کے دوستوں کو اچھی طرح کام کرنے کی توفیق ملی۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ آئندہ بھی اللہ تعالےٰ ہماری بہت بہت نصرت فرمائے۔

خوشی کا اظہار اس کے بعد میں دوستوں کی خدمت پر بھی بہت خوشی کا اظہار کرتا ہوں۔ ان لوگوں کا بھی وقت گذر گیا۔ جو اپنے گھروں میں آرام سے بیٹھے رہے۔ اور ان لوگوں کا بھی وقت گذر گیا جنھوں نے جلسہ کے دنوں میں کام میں رات دن ایک کر دیا۔ لیکن اس جلسہ پر کام کرنے والوں کو جو ثواب لینے کا موقع ملا۔ وہ آرام سے بیٹھنے والوں کو نہ ملا۔ گو وقت بہت تھوڑا تھا۔ مگر اس تھوڑے وقت میں کام کرنے والوں کو ثواب مل گیا۔ پس وہ لوگ جنہوں نے خدمت میں حصہ نہیں لیا۔ ان کو کہتا ہوں۔ کہ آج وہ خدمت کرنے والوں کے برابر نہیں۔ بلکہ ان سے رتبہ میں کم ہیں۔ آئندہ جلسہ میں وہ خدمت میں حصہ لینے کی کوشش کریں۔

سال آئندہ کا پروگرام پچھلا سال گذر گیا جلسہ آیا۔ اور ختم ہو گیا۔ اب نیا سال شروع ہوا ہے۔ اور نیا معاملہ ہے۔ اس لئے نئی تیاریوں اور نئی کوششوں کی ضرورت ہے۔ پس میں دوستوں کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اپنے اپنے علاقہ میں جماعت کے بڑھانے کی طرف توجہ کریں۔ اگر کوئی جماعت حفاظت اسلام کے قابل ہے۔ اور حفاظت اسلام کرتی ہے۔ اور اس کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو وہ احمدی جماعت ہی ہے۔

جماعت احمدیہ کے بڑھانے کی غرض میں یہ نہیں کہتا کہ تم اس لئے جماعت بڑھاؤ۔ کہ اور لوگ تمہارے ساتھ شامل ہوں اور تم ایک مضبوط جماعت بن جاؤ۔ جو دنیا میں معزز ہو۔ اور دشمنوں کے حملہ سے محفوظ ہو۔ بلکہ اس سے اعلیٰ بات کے لئے تبلیغ کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ تم اس لئے جماعت کو بڑھاؤ۔ کہ تا اسلام کی حفاظت ہو۔ اور اعلاء کلمۃ اللہ ہو۔ پس تمہاری تبلیغ کی صرف یہی غرض ہو۔ کہ اسلام بڑھے اور اس کی حفاظت ہو۔ اپنی نفسانی اغراض کے لئے یہ کام مت کرو۔ بلکہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے یہ کام کرو۔

تبلیغ ایک اہم کام ہے میں جانتا ہوں کہ دلوں کا پھیرنا بہت مشکل کام ہے۔ ایک آدمی کو پھیر کر لانا بہت مشکل ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ پہاڑ کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پر رکھا جائے۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے۔ کہ دنیا میں بہت کم ایسے دل ہیں۔ جو سچائی کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ سارے ابوجہل یا عتبہ نہیں ہو سکتے۔ ان کے مقابلہ میں لاکھوں آدمی وہ بھی تو تھے۔ جنھوں نے اسلام کو قبول کیا۔ بعض ضدی طبائع کو دیکھ کر مایوسی مت اختیار کرو۔ بلکہ اس کے مقابلہ میں نیک اور اثر قبول کرنے والی طبائع کا خیال کرو۔

اس سال تبلیغ کس جوش سے کی جائے میں اس سال کا پروگرام یہ بتاتا ہوں کہ اس سال ہندوستان میں ایسے طور پر لوگوں کو اپنے ساتھ ملاؤ۔ کہ ہندوستان میں کوئی جماعت ہمیں حقیر اور ذلیل نہ قرار دے سکے اور یہ اس لئے نہیں۔ کہ ہماری عزت ہو۔ اور ہم بڑھیں بلکہ اس لئے کہ اسلام کی عزت ہو۔ اور اسلام بڑھے اور پھر ہمارا کام بڑھنے کی وجہ سے ہمیں زیادہ قربانیوں کا موقع ملے۔ اور ہم خدا کے فضلوں کے اور زیادہ مستحق ہوں۔

تبلیغ میں مایوس نہ ہوں ہمارے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ جتنا کوئی ہمیں حقیر اور ذلیل سمجھتا ہے۔ اتنا ہی ہمارا ایمان اور بڑھتا ہے۔ کیونکہ ہم کہتے ہیں۔ کہ باوجود ہمارے ذلیل اور کمزور ہونے کے پھر ہمارے کام طاقتوروں سے بھی زیادہ ہیں۔ اور ہمارا امام واقع میں خدا کی طرف سے تھا۔ اور ہماری جماعت واقعی خدا کی طرف سے ہے۔ اس لئے ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔

خدا کی نظر جماعتوں پر نہیں۔ بلکہ زیادہ قربانیوں پر ہوتی ہے۔ پس جب جماعت بڑھے گی۔ تو قربانیاں بھی زیادہ ہونگی۔ اور جب قربانیاں زیادہ ہونگی تو ان کے نتیجہ میں اور بھی خدا کے فضل ہم پر نازل ہونگے۔ اس لئے میں تمام جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس سال پہلے سے زیادہ تبلیغ کی طرف توجہ کرے۔

جماعت قادیان نمونہ بنے خصوصیت سے میں جماعت قادیان کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ خصوصیت سے تبلیغ کی طرف توجہ کرے۔ کیونکہ دوسروں کے لئے نمونہ قائم کرنے کے لئے ان کا تبلیغ کی طرف خصوصیت سے متوجہ ہونا ضروری ہے۔ کم سے کم وہ اس ضلع کے تو بیشتر حصہ میں احمدیت پھیلا دیں۔

اجازت کی ضرورت

"شریعت نے تو اتنا لحاظ رکھا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شدت کے ساتھ اس پر عمل کراتے کہ خطبہ جمعہ میں اجازت نہ ہوتی۔ کہ طبعی ضرورت کے لئے بھی کوئی بلا اجازت چلا جائے۔ مثلاً پاخانہ پیشاب تک کے لئے بلا اجازت جانے کی اجازت نہ ہوتی۔ ایسی حالت میں صحابہ اس طرح کرتے کہ سرک کر سامنے آجاتے یا انگلی اٹھا دیتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ لیتے کہ کوئی حاجت ہے۔ اور ہاتھ کے اشارے سے

دجال معہود ایک گروہ ہے

بابو حبیب اللہ صاحب کلرک نے اہلحدیث ۲۳ دسمبر میں اس دعوے کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ دجال معہود صرف ایک ہی انسان ہے۔ اس لئے نصاریٰ کے علماء دجال معہود نہیں ہو سکتے۔ اور اس پر تین دلائل دئے ہیں۔

دلیل نمبر ۱ "حاکم اور ابن عساکر نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ کانا دجال اصفہان کے یہودیوں میں سے نکلیگا۔ اور اس کی آنکھ پیدا ہی نہ ہوئی ہوگی" کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۱

دلیل نمبر ۲ "اللہ تعالیٰ دجال کو شام میں ایک ٹیلے پر جس کو افیق کہتے ہیں دن کے تین ساعت میں عیسیٰ ابن مریم کے ہاتھ سے قتل کرائیگا" کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۶

دلیل نمبر ۳ طبرانی نے اسماء بنت عُمیس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب تم ایک آدمی کے سبب ابتلاء میں پڑو گے۔ کیونکہ اس کیواسطے زمین کی نہریں اور پھل مسخر کر دئے گئے۔ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۹

جواب میں کلرک موصوف کو قبل اس کے بتا چکا ہوں کہ دجال معہود کے متعلق وہ احادیث جن کو وہ اپنا مقصود پانے کی غرض سے پیش کرتے ہیں۔ قطعاً ظاہر پر محمول نہیں ہو سکتیں۔ ورنہ صحابہ کرام کو ابن صیاد کے دجال ہونے کا خیال بھی نہ آتا۔ حالانکہ بعض جلیل القدر صحابہ نے قسمیں کھا کر کہا ہے کہ ابن صیاد ہی دجال معہود ہے۔ اور پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ

"میں نے دیکھا ہے کہ دجال بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے۔ اور گویا کہ میں اس کو ابن عزیٰ سے تشبیہ دیتا ہوں"

اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ مکاشفہ ہونے کے باعث تعبیر طلب ہے۔ اب بھی کلرک صاحب بجائے ہمارے دلائل توڑنے کے اگر ان احادیث کو ہی بار بار نقل کرتے رہیں۔ جن کو وہ خود تو کیا اپنے علماء کی مدد سے بھی ظاہر پر چسپاں نہیں کر سکتے۔ تو ان کو سوائے خسران اور تعب کے کیا حاصل ؟

اب رہا یہ وسوسہ کہ احادیث مذکورہ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ دجال معہود انسان واحد ہے۔ اور حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ "نصاریٰ کے علماء ہی بیشک دجال معہود ہیں" سو واضح ہو کہ کلرک موصوف کو اگر قرآن مجید سے کچھ بھی مس ہوتا تو اسے وسوسہ مذکورہ کے دفاع کیلئے ہرگز ہماری راہ نمائی کی ضرورت نہ ہوتی اس لئے ہم کلرک صاحب کو معذور تصور کر کے بتلانا چاہتے ہیں کہ مکاشفہ اور پیشگوئی میں بعض دفعہ ایک چیز دکھائی جاتی ہے۔ اور مراد اس خاص چیز سے اس کی نوع اور جنس ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام آیۃ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْکُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ کے جواب میں ایک گائے اور ایک بال سے ایک سال کی گائیں اور ایک سال کی بالیں مراد لیتے ہیں۔ اور پھر واقعات بھی اسی کی تصدیق کرتے ہیں۔

پس اسی طرح آنحضرت صلعم نے بیشک ایک ہی انسان کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ تم ایک آدمی کے سبب ابتلاء میں پڑو گے۔ مگر ان حدیثوں میں شخص واحد سے مراد وہ جماعت اور گروہ ہے جس میں وہ صفات پائی جائیں۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ایک انسان کے متعلق بیان فرمائی ہیں

بابو حبیب اللہ صاحب اسی مضمون میں تحفہ گولڑویہ سے کنز العمال کی حدیث یخرج فی اٰخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین ..... نقل کر کے لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح یوں ہے یخرج فی اٰخر الزمان رجال ..... مگر کنز العمال میں ایک غلطی یہ بھی ہوئی ہے کہ بجائے رجال (بالراء) کے دجال (بالدال) لکھا گیا ہے۔ اور بوجہ کنز العمال میں غلطی ہونے کے مرزا صاحب اور ان کے مریدوں نے بھی دجال (بالدال) لکھدیا ہے۔

مگر ایڈیٹر اہلحدیث مولوی ثناء اللہ کو جس کا شیوہ ہی مکر و فریب ہے۔ اس امر سے انکار ہے وہ لکھتا ہے کہ "مرزائی صاحبان مرزا صاحب کی پیش کردہ حدیث (یخرج دجال یختلون) حدیث کی کسی کتاب صحیح الطبع میں دکھادیں"

پھر لکھتا ہے۔

"تم ان کی صداقت و ثقاہت ثابت کرنے پر توجہ نہیں کرتے۔ کیا ہمیں اجازت دو گے کہ ہم تمہاری اس خاموشی سے یہ نتیجہ برآمد کریں کہ مرزا صاحب وضاع حدیث تھے" نعوذ باللہ من ذالک

افسوس تو مولوی ثناء اللہ صاحب پر اس بات کا ہے کہ باوجود دعوے رہبری کے وہ عمداً اور دیدہ دانستہ بھی مخلوق خدا کو دھوکہ دینے سے نہیں جھجکتے۔ بھلا مولوی صاحب یہ تو بتائیں کہ اصول حدیث کی کس کتاب میں جناب نے مطالعہ فرمایا ہے۔ کہ جو شخص کسی کتاب سے نقل کر کے استدلال کرے وہ واضع حدیث ہوتا ہے ؟

اگر آپ کو علم ہی نہیں کہ وضاع حدیث کسے کہا جاتا ہے تو علم و لیاقت کا دعوے کیسا ؟ اور مولوی فاضل ہونے پر کیا فخر ؟ اور اگر باوجود جاننے کے یہ رویہ ہے تو اس قدر مکر اور حیلے ایماندار کی شان کے شایاں نہیں ہیں۔

(راقم محمد یار مولوی فاضل)

مسئلہ نیوگ پر مباحثہ

(نوشتہ حافظ جمال احمد صاحب)

گذشتہ دنوں لاہور میں آریوں سے جو مباحثہ ہوا تھا۔ اس کا ایک حصہ شائع ہو چکا ہے۔ بقیہ حصہ یعنی دوسرے دن کا مباحثہ جو مسئلہ نیوگ پر تھا درج ذیل ہے۔

آریہ صاحبان کی درخواست کے مطابق نیوگ کی فضیلت ثابت کرنے کیلئے پہلے ۱۵ منٹ ان کو دئے گئے جو مباحثہ کے وقت سے زائد تھے۔ اس کے بعد پندرہ پندرہ اور پھر دس دس منٹ مساوی تقریریں ہوتی رہیں۔ آریہ صاحبان کی طرف سے اس مناظرہ میں مناظر پنڈت رامچندر صاحب دہلوی تھے انہوں نے بیان فرمایا۔ نیوگ کے معنے وداہ کے ہیں۔ ہاں اصطلاح میں فرق ہے۔ اور کہ ویدنے نیوگ کو مصیبت کا دھرم بتایا ہے۔ جیسا کہ قرآن نے باوجود خنزیر کے حرام ہونے کے اضطراری حالت میں اس کو جائز قرار دیا ہے اور حلالہ بھی نیوگ ہی ہے۔ جس کو قرآن جائز قرار دیتا ہے۔

حافظ روشن علی صاحب نے جواباً فرمایا پنڈت صاحب نے نیوگ کو مصیبت کا دھرم بتلایا ہے مگر مصیبت کی تشریح نہیں بیان فرمائی۔ اس لئے وہ مصیبتیں میں گنا دیتا ہوں۔ جن کی وجہ سے آریہ صاحبان کو نیوگ کرنا اور کرانا پڑتا ہے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے کہ جب خاوند دلھن کو گھر میں لاوے تو اس کو کہے۔ ہے دلھن خاوند کی مخالفت نہ کرنے والی خوشی دینے والی ..... دیور کی خواہش کرتی ہوئی یعنی نیوگ کی بھی خواہش کرنے والی۔ گویا دلھن کا گھر میں پاؤں رکھنا پہلی مصیبت ہے۔ جس کی وجہ سے نیوگ کی طرف دلھن کو خصوصیت سے توجہ دلائی جاتی ہے۔ دوسری مصیبت یہ کہ ہندی ستیارتھ پرکاش دوسرا اڈیشن صفحہ ۱۱۹ پر لکھا ہے۔ اور گربھ والی استری سے ایک ورش سہاگم نہ کرنے کے سمے میں پرش و استری سے نہ رہا جائے تو کسی سے نیوگ کرکے اس کے لئے پتر اتپتی کر دے۔ گویا حمل کا ہونا بھی آریہ صاحبان پر اور ان کی استریوں پر ایک مصیبت ہے۔ جس کی وجہ سے دونوں کو نیوگ کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ پھر اگر آریہ صاحبان کی استریاں لڑکیاں ہی لڑکیاں جنیں تو یہ بھی بڑی مصیبت ہے۔ نیوگ سے وہ پھر لڑکے پیدا کرائیں۔ اگر عورت بدزبان ہو تو یہ بھی ایک مصیبت ہے۔ اگر خاوند تکلیف دہندہ ہو تو یہ بھی بڑی مصیبت ہے۔ بغیر نیوگ کے اس سے چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔ اگر اولاد ہو ہو کر مر جائے تو اس مصیبت سے بھی نیوگ کے ذریعہ نجات ملتی ہے کوئی آریہ تجارت کے لئے باہر گیا ہو۔ یا علم حاصل کرنے کیلئے گیا ہو یا دھرم کا پرچار کرنے کے لئے سفر پر گیا ہو تو یہ سب مصیبتیں ہیں۔ جن کی تلافی نیوگ سے ہوتی ہے۔

جواباً رامچندر صاحب نے کہا کہ حمل کی حالت میں نیوگ ہرگز جائز نہیں۔ اس عبارت میں غلطی سے کچھ الفاظ درج ہونے رہ گئے ہیں۔ اور آپنے خاوند کے تکلیف دہندہ ہونے پر اعتراض کیا ہے۔ کیا قرآن شریف میں نہیں لکھا واللتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع کہ بدخلق عورت کو اپنے بستر سے الگ کر دو۔ تو کیا وہ پھر نیوگ کریگی یا نہ کریگی۔ اور آپ نیوگ کو شہوۃ پرستی بتلاتے ہیں۔ حالانکہ میں نے بتلایا ہے کہ یہ اضطراری حالت میں جائز قرار دیا گیا ہے۔ ہاں قرآن میں جہاں آیا ہے یسئلونک عن المحیض قل ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض اور پھر کہا ہے نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم ادھر حدیث میں بھی ہے کہ حائضہ سے مباشرت جائز ہے۔ یہ ضرور شہوۃ پرستی کی تعلیم ہے۔ اگر غیر کا نطفہ اپنا نہیں ہو سکتا۔ تو اسلام میں متبنے کا مسئلہ کیا موجود نہیں تھا۔ پس جو شریعت کے ماتحت بات آجائے وہ شہوۃ پرستی یا بے حیائی نہیں کہلا سکتی۔

آپنے سفر وغیرہ پر جانیوالوں کی استریوں کے متعلق سوال کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ایسی حالت میں اگر زناکاری سے بچنے کیلئے شریعت کے حکم کے ماتحت نیوگ کرلے تو کیا حرج ہے

اس کے جواب میں حافظ صاحب نے فرمایا کہ آپ کا یہ کہنا کہ حاملہ کا نیوگ جائز نہیں۔ اور یہاں غلطی سے کچھ عبارت رہ گئی ہے۔ درست نہیں کیونکہ اس کا غلط نامہ بھی ہے۔ اسمیں اسی صفحہ کی اور غلطیاں تو ہیں۔ مگر اس غلطی کی وہاں تصحیح نہیں کیگئی۔ اور بدخلق عورت کو بطور سزا اپنے بستر سے الگ کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ اسکو نیوگ کی اجازت دیگئی ہے بلکہ اگر وہ کسی اور سے نیوگ کریگی تو شریعت اسلام کی رو سے پتھراؤ کیجائیگی۔ اور حیض کی حالت میں عورت سے جماع کرنا شریعت اسلام میں جرم قرار دیا گیا ہے۔ اور ایسا کرنے والے کو جرمانہ دینا پڑتا ہے۔ اور متبنی کی رسم کو اسلام نے بدلائل غلط قرار دیا ہے ماجعل ادعیاءکم ابناءکم ذالکم قولکم بافواھکم یہ منہ کی باتیں ہیں یعنی غیر کا نطفہ تمہاری نسل نہیں ہو سکتا۔ (اسطرح تو ایک آدمی دوسرے کی عورت کو اپنی بیوی کہکر اس کا خاوند بن سکتا ہے اور ایک آدمی دوسرے کو اپنے منہ سے اپنا باپ کہکر اسکی جائداد کا وارث بن سکتا ہے) اور اگر شریعت کا حکم ہونے سے کوئی بے حیائی بے حیائی نہیں رہتی تو وام مارگیوں پر کیا الزام ہو سکتا ہے۔ وہ بھی تو انکی شریعت کے مطابق عورت کا گھوڑے سے نیوگ کرانا جائز قرار دیتے ہیں۔

میں نے اس رپورٹ میں ٹرنوں کا لحاظ نہیں رکھا مذہب سے دلچسپی رکھنے والوں کیلئے صرف سوال و جواب کو مدنظر رکھا ہے۔

بہاولپور کی زمین

ریاست بہاولپور کی زمین کے متعلق جو ہمیں تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ابھی تقسیم اراضی شروع نہیں ہوئی کیونکہ ابھی زمین طیار نہیں ہو سکی۔ جدید نہریں ابھی جاری نہیں ہوئی ہیں۔ ریاست میں کئی نہریں جدید بننے والی تھیں۔ اگر ان کا کام یکدم شروع ہو جاتا۔ تو امید تھی کہ زیادہ رقبہ زمین کا جلدی قابل فروخت ہو جاتا۔ مگر اب یہ ارادہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا کام کیا جائے۔ اور پیچھے بعد دیگر نہریں بنائی جاویں۔ اس لئے اب جسقدر تھوڑی تھوڑی زمین تیار ہوتی جائیگی۔ فروخت ہوتی رہیگی چونکہ پنجاب سے زمینوں کیلئے بہت سی درخواستیں پہونچ چکی ہیں اور پہنچ رہی ہیں۔ اس لئے جملہ احمدی درخواست گذاروں کو بذریعہ اخبار الفضل مطلع کرتا ہوں کہ انہیں درخواست بھیجتے ہی زمین کے جلد ملنے کی توقع نہ کرلینی چاہئے۔ کیونکہ زمین رفتہ رفتہ نہر جاری ہونے پر

آریوں، سکھوں، عیسائیوں، غیر احمدیوں وغیرہ کی تردید میں

زبردست حربہ

احمدیہ پاکٹ بک

جسمیں آریوں کے مایہ ناز مسئلے تناسخ۔ قدامت روح و مادہ۔ قدامت وید۔ وید کی تعلیم۔ نیوگ۔ گوشت خوری وغیرہ کے متعلق اور ہستی باری تعالیٰ پر دلائل۔ ابطال الوہیت مسیح۔ ابطال تثلیث۔ تردید کفارہ۔ اختلافات بائبل۔ تحریف بائبل وغیرہ پر پھر سکھوں کے متعلق وہ حوالجات جمع کئے گئے ہیں جنکی رو سے ہندوؤں اور آریوں کے عقائد کی تردید ہوتی ہے۔ اور وہ حوالجات بھی ہیں جن کی رو سے باوا نانک علیہ الرحمۃ کا مسلمان ہونا ثابت ہے۔ پھر وفات مسیح پر زبردست جامع و مانع ذخیرہ حوالجات اور دلائل اور صداقت مسیح موعود اور مسئلہ نبوت پر کافی بحث کی گئی ہے۔ اور حوالجات اور دلائل کا بیش بہا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔ یہ پاکٹ بک کیا ہے۔ گویا ایک جیبی لائبریری ہے۔ جو سفر حضر میں اور ہر ایک مخالف کے مقابلہ میں زبردست مددگار کا کام دینے والی ہے۔ ہر ایک احمدی کی جیب میں یہ پاکٹ بک ضرور رہنی چاہئیے۔ جلسہ پر بوجہ جلدوں کے کافی تعداد میں تیار نہ ہونے کے بہت سے احباب نہ لے سکے۔ اب جلدیں تیار ہیں۔ احباب جلد منگا لیں۔ قیمت عہ

ایک عظیم الشان تصنیف

سیرۃ المہدی

مؤلفہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ ربہ

بصد شکل جلسہ پر شائع ہوئی۔ مگر بوجہ تنگی وقت کے جلدیں کافی تعداد میں طیار نہ ہو سکیں۔ اس لئے کئی دوست اس نعمت غیر مترقبہ کو حاصل نہ کر سکے۔ اب اس کی جلدیں بھی تیار ہیں۔ اور بغیر جلد سلائی کی ہوئی کتب بھی موجود ہیں۔ جو احباب منگانا چاہیں۔ فی الفور فرمائش بھیجدیں۔ تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اس لئے شائقین کو اس کے حصول میں ہرگز تاخیر نہ کرنی چاہئیے۔ کون احمدی ہے جسکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات معلوم کرنیکا شوق نہیں۔ اسمیں زیادہ تر وہ حصہ جمع کیا گیا ہے جو پہلے کہیں شائع نہیں ہوا۔ حضرت مؤلف موصوف نے نہایت محنت اور عرق ریزی سے یہ بے بہا خزانہ جمع کیا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ قیمت بے جلد ۱۲ مجلد عمدہ سنہری ۱۴

ضروری اطلاع

قرضہ پر کتب لینے والے احباب اگر کتاب گھر کی بہتری اور بہبودی چاہتے ہیں تو جسقدر جلد ممکن ہو اپنے قرضہ کی ادائگی کی جلد فکر کریں۔ فرداً فرداً یاد دہانی کے منتظر نہ رہیں۔ اور جن دوستوں کے نام دو دو تین تین سال کے قرضہ ہیں وہ جلد ادا کریں۔ انکو کئی بار فرداً فرداً یاد دہانی کرائی گئی ہے۔ مگر کوئی توجہ نہیں کی۔ اب مجبوراً ان کو اخبار کے ذریعہ ان کا نام مشتہر کرکے یاد دہانی کرائی جائیگی۔ پھر اظہار رنج نہ فرمادیں۔ کتاب گھر قادیان

کستوری کی گولیاں

الحق

ان کی بےنظیر خوبیوں کے متعلق ہم خود کچھ نہیں کہتے۔ پیر سراج صاحب نعمانی جیسے واجب الاحترام بزرگ لکھتے ہیں۔ کہ یہ گولیاں مجھے نہایت فائدہ مند ہوئیں۔ اعصابی کمزوری اور درد کمر جاتی رہی۔ نزلہ کی شکایت دور ہوگئی۔ بھوک کھل گئی۔ رات کو اٹھنے کے وقت جو سستی ہوتی تھی۔ وہ بھی جاتی رہی۔ میرے گھر میں ایک دن سردی سے بخار آنیکا مقدمہ ہوا ایک گولی کھلادی وہ بالکل تندرست رہیں۔ غرضکہ یہ گولیاں مرد عورت جوان پیر کیلئے بہت مفید ہیں۔ اور بدرجہ غایت مقوی ایک ماہ کی خوراک صرف ع علاوہ محصولڈاک پتہ:- منیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

علمی لوٹ

میں نے خدا کے فضل سے جو آریہ مذہب کی تردید میں قلعہ شکن توپیں شائع کی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ ہر ایک خواندہ مسلمان تک پہنچ جائیں۔ ان کتابوں کے یہ نام ہیں مشین گن۔ انیسویں صدی کا ہرشی۔ تارپیڈو۔ صاعقہ ذوالجلال۔ رد تناسخ۔ ایک مسلمان کا پیغام۔ رسالہ گوشت خوری۔ ویدوں کی تعداد۔ اس کمل سٹ کی اصلی قیمت ۱۲ اور محصولڈاک ۱۲ ہے جو ۳۱ جنوری تک صرف عہ رعایتی قیمت پر دیجائیگی مع محصولڈاک صرف مکمل سٹ لینے والے درخواست کریں۔ الگ الگ کوئی کتاب رعایتی قیمت پر نہ ملیگی۔

المشتہر منیجر فاروق بک ایجنسی فاروق منزل قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

مسلمانوں کی امداد کا غیبی فرشتہ

آل انڈیا میوچل مسلم فیملی بینیفٹ فنڈ ایسوسی ایشن لاہور

سینکڑوں روپیہ مستقل آمدنی

ہر شہر اور قصبہ میں مسلمان ایجنٹوں کی ضرورت ہے

سینکڑوں روپیہ کی امداد

ہر مسلم مرد و عورت ممبر ہو کر حاصل کر سکتا ہے۔

۵ کا ٹکٹ بنام جنرل منیجر روانہ کرکے قواعد و ضوابط طلب کریں

اشتہارات کی صحت کے ذمہ وار صرف مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اعلان

برائے سال ۲۵-۱۹۲۴ء متفرق سٹورز کے لئے ایجنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور مہر شدہ ٹنڈرس طلب کرتے ہیں۔

مندرجہ ذیل پتہ پر ٹنڈرس مطبوعہ فارموں پر بھیجے جاویں۔ جو بحساب پانچ روپیہ فی کاپی مہیا کئے جاتے ہیں۔ اور ۲ بجے منگلوار بتاریخ ۲۹ر جنوری ۱۹۲۴ء تک دفتر ایجنٹ صاحب میں پہونچ جانے چاہئیں۔

نمونہ جات بعد ادائگی محصولی بذریعہ ریل کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ مغلپورہ۔ لاہور پہنچ جاویں۔ تاکہ اس کو ۲۵ر جنوری ۱۹۲۴ء تک پہنچ جاویں۔

ایجنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ کسی یا تمام ٹنڈرس کو (جو اس اعلان کے جواب میں پہونچیں بغیر وجہ انکار بتلاتے ہوئے) قبول کرنے سے انکار کر دیں۔

دفتر صاحب کنٹرولر آف سٹورز مغلپورہ لاہور

مورخہ ۷ر جنوری ۱۹۲۴ء

سی ایف لیگر

کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے

مختصر خبریں

ملک معظم نے سر میلکم ہیلی کو آئندہ کے لئے گورنر پنجاب مقرر کیا ہے۔

امرتسر کی خبر ہے کہ جدید منتخب شدہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے ۶۲ ممبران جو ۷ر جنوری کو اکال تخت میں جلسہ کر رہے تھے۔ گرفتار کر لئے گئے۔

گورنمنٹ ہند نے ایک کمیونک کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ ۱۹۲۴ء سے قواعد بیمہ ڈاکخانہ میں ذیل کی ترمیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پچاس روپے یا اس کے جز کی موجودہ شرح محصول ۱ر ہے ترمیم شدہ کے ماتحت ہر سو روپیہ قیمت کے بیمہ یا اس کے جز کی شرح محصول ۲ر ہوگی۔

کلکتہ میں مہابیر دل قائم ہوگیا ہے جس کی سرکردگی میں ۳۰۰ ہندو پہلوانوں نے ایک جلوس نکالا۔

ریاست پٹیالہ کے ایک گاؤں بڈگجر میں پولیس اور ڈاکوؤں کا مسلح مقابلہ ہوا۔ تین سکھ ڈاکو اور ایک کنسٹبل ہلاک ہوا۔

لندن ۸ر جنوری کی خبر ہے۔ مسلم مشن ووکنگ کے سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ سر آرچیبالڈ ہملٹن نے اسلام قبول کر لیا۔

ٹوکیو (دار السلطنت جاپان) کی ۸ر جنوری کی خبر ہے۔ کہ قصر شاہنشاہی کے سامنے بم اندازی کی گئی۔ اور اس سے پیشتر شہزادہ نائب السلطنت پر قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا۔ ان دونوں واقعات نے جاپان میں اس قدر سنسنی پیدا کر دی ہے۔ کہ زلزلہ سے بھی نہ ہوئی تھی۔

لندن ۲۰ر دسمبر (ولایتی ڈاک) آجکل کلیسائے امریکہ میں ایک جدید تحریک سے سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ جس کے بانی مبانی ریورنڈ ڈاکٹر ٹین پارکس گرجائے سینٹ بارتھولومیو نیویارک کے بڑے پادری ہیں۔ انہوں نے اسقف کو چیلنج کیا وہ ان پر الحاد کا مقدمہ چلائیں۔ کیونکہ وہ اس عقیدے کا انکار کرتے ہیں۔ کہ خداوند یسوع کنواری مریم سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ ڈاکٹر پارکس نے ظاہر کیا کہ وہ خود ہی اس عقیدے کے آدمی نہیں ہیں بلکہ امریکہ کے بہت سے ممتاز اور سربرآوردہ پادری یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ بڑے بڑے علماء و فضلاء اور مقتدایان دین فرماتے ہیں۔ کہ وہ الفاظ جو یسعیاہ نے اپنی پیشگوئی میں استعمال کئے ہیں۔ ان کے اصلی معنی "شادی شدہ نوجوان عورت" ہیں۔ مگر یونانی زبان میں غلطی سے اس کا ترجمہ "کنواری" کر لیا گیا۔ خود پولوس رسول کا قول ہے کہ "یسوع داؤد کی نسل سے آدمیوں کی طرح پیدا ہوا تھا"۔

اخبار قومی رپورٹ مدراس کے ایڈیٹر مولوی عبدالمجید صاحب شرر کا انتقال ہوگیا۔

ڈنمارک کے ایک شہزادہ نے کینیڈا کے ایک کرڈیتی کی پوتی سے عقد کر لیا ہے۔ اور اپنے موروثی خطاب شہزادہ کو چھوڑ دیا ہے۔

لندن کی ۴ر جنوری کی خبر ہے۔ شریف مکہ جدہ گئے براہ عمان بحیرہ احمر کی بندرگاہوں کا معائنہ کیا۔ عمان سے امان جائینگے۔ اور وہاں امیر عبداللہ سے ملاقات کرینگے اور امیر فیصل سے ماورائے یردان سے ملاقات ہوگی۔ تخت نشینی کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ شریف مکہ کی قرب وجوار کو چھوڑینگے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ سفر سیاسی اغراض سے ہے۔

ڈیوک آف مانچسٹر جو کنیڈا میں سونے کی کان کی تلاش میں گئے تھے واپسی پر کہا کہ مجھے ازحد کامیابی ہوئی۔ کنیڈا میں ایک کان ہے۔ جس کا رقبہ ۱۲۰۰ میل طول اور ۲۰۰ میل عرض ہے۔ اب تک ایک ایکڑ زمین کا اندازہ کیا گیا ہے۔

کلکتہ سماچار رقمطراز ہے۔ کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو کناڈا کے اجلاس میں مسٹر شوکت علی نے جو تقریر کی تھی اس کی اشاعت کی گورنمنٹ نے ممانعت کر دی ہے۔

مصطفیٰ کمال پاشا کے متعلق پیرس کی خبر تھی کہ ان پر بم پھینکا گیا جس سے ان کی بیوی زخمی ہوگئی۔ لیکن آستانہ کی اطلاع